سوال

(34) دھوپ میں رکھے ہوئے پانی کا حکم :

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دھوپ میں رکھا ہوا پانی وضو اور غسل میں استعمال کرنا چاہیے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وضو اور غسل میں اس کا استعمال بلا کراہیت جائز ہے، چنانچہ میزان شعرانی میں ہے :

"ومن ذلک قول الأئمة الثلاثة بعدم کراھة استعمال الماء المشمس فی الطھارة مع الأصح من مذھب الشافعی من کراھیة استعمالہ ، فالأول مخفف ، والثانی مشدد ، فرجع إلی مرتبتی المیزان ، ووجہ الأول عدم صحة دلیل فیہ ، فلوأنہ کان یضر الأمة لبینہ لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، ولوفی حدیث واحد ، أما والأثر فی ذلک عن عمر رضی اللہ عنہ فضعیف جدا فبقی الأمر فیہ علی الإباحة" [1]

[اس سلسلے میں ائمہ ثلاثہ کا مذہب یہ ہے کہ طہارت کے لیے ماے مشمس (دھوپ میں گرم ہونے والا پانی) کا استعمال مکروہ نہیں ہے، جب کہ صحیح قول کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ ایسے پانی کے استعمال کی کراہیت کے قائل ہیں۔ پہلے قول میں آسانی ہے، جب کہ دوسرے قول میں شدت پائی جاتی ہے۔ پہلے قول کی بنیاد یہ ہے کہ اس پانی کے استعمال میں کراہت کی کوئی صحیح دلیل ثابت نہیں ہے تو یہ دونوں ترازو کے دونوں پلڑوں میں رکھے جائیں گے۔ اگر ایسا پانی نقصان دہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وضاحت فرما دیتے، چاہے کسی ایک حدیث ہی میں سہی۔ اور اس کے متعلق میں جو عمر رضی اللہ عنہ سے اثر مروی ہے، وہ انتہائی ضعیف ہے، لہٰذا ثابت ہوا کہ ایسا پانی استعمال کرنا مباح اور جائز ہے]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ’’بحکمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پانی کو تابِ آفتاب میں گرم ہونے کو رکھا، واسطے غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔‘‘

اس بارے میں کہ دھوپ میں رکھا ہوا پانی وضو اور غسل میں استعمال کرنا چاہیے یا نہیں؟ کوئی صحیح حدیث معلوم نہیں ہوتی، ہاں اگر طبی طور پر اس پانی کا استعمال مضر ثابت ہو تو اس کا استعمال ناجائز ہوگا، ورنہ جائز۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری](#)

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 96

محدث فتویٰ

---

[1] المیزان للشعرانی (۳۳۱/۱)